سوال

(182)ایک شخص نے اپنی بیٹی دوسرے کو بیاہ دی اوراس کے عوض اس کی بہن یا بیٹی سے شادی کرلی اور حق مہر کسی کو بھی نہ دیا گیا اس بارے میں کیا حکم ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی بیٹی دوسرے شخص کو بیاہ دی کہ اس کے عوض دوسرا شخص اپنی بیٹی یا بہن پہلے سے بیاہ دے گا اوران لڑکیوں میں سے کسی کو بھی علامتی مہر نہ دیا گیا۔ کیا اس طرح ایک لڑکی کی دوسری لڑکی کے مقابل شادی جائز ہے۔ یا یہ ضروری ہے کہ ان دونوں کے درمیان علامتی حق مہر مقرر ہو؟ (س۔ع۔المالکی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی بیٹی یا اپنی بہن یا کسی بھی عورت کو جو اس کے زیرولایت ہو اس شرط پر بیاہ دے کہ دوسرا شخص یا اس کا بیٹا اپنی بیٹی یا اپنی بہن یا کسی بھی عورت کو جو اس کے زیرولایت ہو بیاہ دے گا۔ کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا اوراس کا نام شغار رکھا ہے اور بعض لوگوں نے اس کا نام نکاح بدل رکھا ہے۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اس میں مہر کا نام لیا جائے یا نہ لیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مہر کا ذکر نہیں کیا جو اس بات پر دلیل ہے کہ یہ نہی دونوں صورتوں میں ایسے سب نکاحوں کو عام ہے۔ اور علماء کے دو اقوال میں سے صحیح تر قول یہی ہے اور مسند اور سنن ابوداؤد میں سند جید کے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر مدینہ نے آپ کو دو آدمیوں کے بارے میں لکھا کہ انہوں نے نکاح شغار کیا ہے اور دونوں نکاحوں میں مہر کا نام بھی لیا ہے۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے امیر مدینہ کو جواب لکھا اوراسے حکم دیا کہ ان دونوں نکاحوں میں جدائی کردی جائے اور کہا کہ یہی وہ شغار ہے جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ اوراس لیے بھی کہ یہ شرط ان کے ولیوں کی طرف سے عورتوں پر ظلم کی طرف لے جاتی ہے۔ وہ انہیں ایسی بات پر مجبور کرتے ہیں جو عورتوں کو ناپسند ہوتی ہے۔ انہوں نے ان عورتوں کو فروختنی مال بنا رکھا ہے۔ اپنی رغبت اور اپنی مصلحتوں کے مطابق جیسے چاہتے ہیں ان میں تصرف کرتے ہیں اور لوگ فی الواقع ایسا کچھ ہی کرتے ہیں مگر جسے اللہ چاہے (تو بچا لے)۔

البتہ جو شغار کی تفسیر کے بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں آیا ہے کہ نکاح شغار یہ ہوتا ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی اس شرط پر دوسرے کو بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی اسے بیاہ دے گا اوران دونوں کا مہر نہ ہو تو یہ نافع کا کلام ہے، نبی ﷺ کا کلام نہیں اور نبی ﷺ کی شغار سے متعلق تفسیر بہرحال نافع کی تفسیر پر مقدم ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ